احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 23/اکتوبر 2009ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر : فخرالحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 23/اکتوبر 2009ء 3 ذیقعد 1430 ہجری 23 اخاء 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 240

صحبت صالحین

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دوشخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہواور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اُٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا۔ یا تواس سے خرید لے گا۔ ورنہ کم ازکم تو اس کی خوشبو اور مہک تو سونگھ ہی لے گا اور بھٹی جھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب مجالسة الصالحين)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پس تم کو چاہئے کہ تم زندوں کی صحبت تلاش کرو اور بار بار اس کے پاس آکر بیٹھو۔ ہاں ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک دو مرتبہ میں تاثیر نہیں ہوتی۔ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ ترقی تدریجاً ہوتی ہے۔..........

تم دیکھتے ہو کہ میں بیعت میں یہ اقرار لیتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اس لئے تاکہ میں دیکھوں کہ بیعت کنندہ اس پر کیا عمل کرتا ہے؟ ذرہ سی نئی زمین کسی کو مل جاوے تو وہ گھر بار چھوڑ کر وہاں جا بیٹھتا ہے اور ضروری ہوتا ہے کہ وہاں رہے تا وہ زمین آباد ہو (۔) پھر ہم جو ایک نئی زمین اور ایسی زمین دیتے ہیں۔ جس میں اگر صفائی اور محنت سے کاشت کی جاوے، تو ابدی پھل لگ سکتے ہیں۔ کیوں یہاں آکر لوگ گھر نہیں بناتے اور اگر اس بے احتیاطی کے ساتھ اس زمین کو کوئی لیتا ہے کہ بیعت کے بعد یہاں آنا اور چند روز ٹھہرنا بھی دوبھر اور مشکل معلوم دیتا ہے تو پھر اس کی فصل کے پکنے اور بار آور ہونے کی کیا امید ہوسکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قلب کا نام بھی زمین رکھا ہے۔ (۔) زمیندار کو کس قدر تردد کرنا پڑتا ہے۔ بیل خریدتا ہے۔ ہل چلاتا ہے۔ تخم ریزی کرتا ہے۔ آبپاشی کرتا ہے۔ غرضیکہ بہت بڑی محنت کرتا ہے اور جب تک خود دخل نہ دے کچھ بھی نہیں بنتا۔ لکھا ہے کہ ایک شخص نے پتھر پر لکھا دیکھا۔ ''زرع زرہی زرہے''۔ کھیتی تو کرنے لگا، مگر نوکروں کے سپرد کردی۔ لیکن جب حساب لیا۔ کچھ وصول ہونا تو درکنار کچھ واجب الادا ہی نکلا۔ پھر اس کو اس موقعہ پر شک پیدا ہوا تو کسی دانشمند نے سمجھایا کہ نصیحت تو سچی ہے، لیکن تمہاری بے وقوفی ہے۔ خود مہتمم بنو، تب فائدہ ہوگا۔ ٹھیک اسی طرح پر ارض دل کی خاصیت ہے جو اس کو بے عزتی کی نگاہ سے دیکھتا ہے اس کو خدا تعالیٰ کا فضل اور برکت نہیں ملتی۔ یاد رکھو، میں جو اصلاح خلق کے لئے آیا ہوں جو میرے پاس آتا ہے وہ اپنی استعداد کے موافق ایک فضل کا وارث بنتا ہے، لیکن میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ وہ جو سرسری طور پر بیعت کرکے چلا جاتا ہے اور پھر اس کا پتہ بھی نہیں ملتا کہ کہاں ہے اور کیا کرتا ہے۔ اس کے لئے کچھ نہیں ہے وہ جیسا تہی دست آیا تھا۔ تہی دست جاتا ہے۔

یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے (۔) یہ بہت ضروری مسئلہ ہے۔ خدا کا قرب، بندگان خدا کا قرب ہے اور خدا تعالیٰ کا ارشاد کونوا مع الصادقین (التوبہ:119) اس پر شاہد ہے۔ یہ ایک سِرّ ہے جس کو تھوڑے ہیں جو سمجھتے ہیں مامور من اللہ ایک ہی وقت میں ساری باتیں کبھی بیان نہیں کرسکتا، بلکہ وہ اپنے دوستوں کے امراض کی تشخیص کرکے حسب موقع ان کی اصلاح بذریعہ وعظ ونصیحت کرتا رہتا ہے اور وقتاً فوقتاً وہ ان کے امراض کا ازالہ کرتا رہتا ہے۔ اب جیسے آج میں ساری باتیں بیان نہیں کرسکتا۔ ممکن ہے کہ بعض آدمی ایسے ہوں، جو آج ہی تقریر سن کر چلے جاویں اور بعض باتیں اس میں ان کے مذاق اور مرضی کے خلاف ہوں، تو وہ محروم گئے، لیکن جو متواتر یہاں رہتا ہے۔ وہ ساتھ ساتھ ایک تبدیلی کرتا جاتا ہے اور آخر اپنے مقصد کو پالیتا ہے۔ ہر ایک آدمی سچی تبدیلی کا محتاج ہے۔''

ملفوظات جلد اول ص 350

بار بار قرآن پڑھو

سفارشات شوریٰ 2009ء میں یہ طے پایا ہے کہ احباب جماعت کا علمی معیار بلند کرنے کے لئے قرآن مجید ناظرہ پڑھنا۔ ترجمہ سے پڑھنا اور باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنا بہت ضروری ہے۔

خلفائے کرام کے ارشادات کو اگر ملحوظ رکھا جائے تو وہ علمی معیار بڑھانے کے ضامن ہیں۔ مثلاً ہر بالغ احمدی قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ پھر ہر احمدی قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ اگر جماعت اس ٹارگٹ کے حصول کے لئے کوشش کرے تو یقیناً علمی معیار بلند ہوگا۔

باقی صفحہ 8 پر

نیلامی سامان

نظامت جائیداد کے سٹور کا درج ذیل سامان بذریعہ نیلامی، جو ہے جیسے ہے کی بنیاد پر مورخہ 2 نومبر 2009ء بروز سوموار بوقت 9:00 صبح بجے فروخت کیا جائے گا۔ نیلامی کی رقم موقع پر نقدی کی صورت میں وصول کی جائے گی۔

سامان

کرسیاں۔ میز۔ الماریاں لکڑی۔ چارپائی لوہا سیلنگ فین۔ واٹر کولر۔ بیٹریاں۔ گیزر۔ کمپریسر۔ اور دیگر لوہے اور لکڑی کا متفرق سامان

ناظم جائیداد، صدر انجمن احمدیہ ربوہ

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

1۔ قربانی بکرا 7500/- روپے
2۔ قربانی حصہ گائے 3800/- روپے

نائب ناظر ضیافت ربوہ

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 552

ربانی سپاہیوں کی ربانی وردی

حضرت مسیح موعود کا حقیقت افروز اقتباس:

''انبیاء واولیاء ابتلاء سے خالی نہیں ہوتے بلکہ سب سے بڑھ کر انہیں پر ابتلاء نازل ہوتے ہیں اور انہیں کی قوت ایمانی ان آزمائشوں کی برداشت بھی کرتی ہے عوام الناس جیسے خداتعالیٰ کو شناخت نہیں کر سکتے ویسے اس کے خالص بندوں کی شناخت سے بھی قاصر ہیں بالخصوص ان محبوبان الٰہی کی آزمائش کے وقتوں میں تو عوام الناس بڑے بڑے دھوکوں میں پڑ جاتے ہیں۔ گویا ڈوب ہی جاتے ہیں اور اتنا صبر نہیں کر سکتے کہ ان کے انجام سے منتظر رہیں۔ عوام کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جل شانہٗ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے اس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا کہ اس کو نابود کر دیوے۔ بلکہ اس غرض سے کرتا ہے کہ تا وہ پودا پھول اور پھل زیادہ لاوے اور اس کے برگ اور بار میں برکت ہو۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ انبیاء اور اولیاء کی تربیت باطنی اور تکمیل روحانی کے لئے ابتلاء کا ان پر وارد ہونا ضروریات سے ہے اور **ابتلاء اس قوم کے لئے ایسا لازم حال ہے کہ گویا ان ربانی سپاہیوں کی ایک روحانی وردی ہے جس سے یہ شناخت کئے جاتے ہیں۔**''

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 460)

قرآن مجید دقائق علمیہ کا مثالی عجائب گھر

حضرت مسیح موعود ''سرمہ چشم آریہ'' میں تحریر فرماتے ہیں۔

''دوسرا دروازہ معرفت الٰہی کا جو قرآن شریف میں نہایت وسیع طور پر کھلا ہوا ہے دقائق علمیہ ہیں جس کو بوجۂ خارق عادت ہونے کے علمی اعجاز کہنا چاہئے وہ علوم کئی قسم کے ہیں اول علم معارف دین یعنے جس قدر معارف عالیہ دین اور اس کی پاک صداقتیں ہیں اور جس قدر نکات ولطائف علم الٰہی ہیں جن کی اس دنیا میں تکمیل نفس کے لئے ضرورت ہے ایسا ہی جس قدر نفس امارہ کی بیماریاں اور اس کے جذبات اور اس کی دوری یا دائمی آفات ہیں یا جو کچھ ان کا علاج اور اصلاح کی تدبیریں ہیں اور جس قدر تزکیہ وتصفیہ نفس کے طریق ہیں اور جس قدر اخلاق فاضلہ کے انتہائی ظہور کی علامات وخواص ولوازم ہیں یہ سب کچھ باستیفائے تام فرقان مجید میں بھر ہوا ہے اور کوئی شخص ایسی صداقت یا ایسا نکتہ الٰہیہ یا ایسا طریق وصول الی اللہ یا کوئی ایسا نادر یا پاک طور مجاہدہ وپرستش الٰہی کا نکال نہیں سکتا جو اس پاک کلام میں درج نہ ہو۔ دوسرے علم خواص روح وعلم نفس ہے جو ایسے احاطہ تام سے اس کلام معجز نظام میں اندراج پایا ہے کہ جس سے غور کرنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ بجز قادر مطلق کے یہ کسی کا کام نہیں۔ تیسرے علم مبدء ومعاد ودیگر امور غیبیہ جو عالم الغیب کے کلام کا ایک لازمی خاصہ ہے جس سے دلوں کو تسلی وتشفی ملتی ہے اور غیب دانی خدائے قادر مطلق کی مشہودی طور پر ثابت ومتحقق ہوتی ہے **یہ علم اس تفصیل اور کثرت سے قرآن شریف میں پایا جاتا ہے کہ دنیا میں کوئی دوسری کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔** پھر علاوہ اس کے قرآن شریف نے تائید دین میں اور اور علوم سے بھی اعجازی طور پر خدمت لی ہے اور منطق اور طبعی اور فلسفہ اور ہیئت اور علم نفس اور طبابت اور علم ہندسہ اور علم بلاغت وفصاحت وغیرہ علوم کے وسائل سے علم دین کا سمجھانا اور ذہن نشین کرنا یا اس کا تفہیم درجہ بدرجہ آسان کر دینا یا اس پر کوئی برہان قائم کرنا یا اس سے کسی نادان کا اعتراض اٹھانا مدنظر رکھا ہے غرض طفیلی طور پر یہ سب علوم خدمت دین کے لئے بطور خارق عادت قرآن شریف میں اس عجیب طرز سے بھرے ہوئے ہیں جن سے ہر یک درجہ کا ذہن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔''

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 74-75 حاشیہ)

خدا کے سچے عشاق کے لئے عالمگیر بشارت

فرمایا

''جب کوئی مشرق کا رہنے والا یا مغرب کا باشندہ دلی صفائی سے خدائے تعالیٰ کو ڈھونڈے گا اور اس سے پوری پوری صلح کر لے گا اور درمیان کے حجاب اٹھائے گا تو ضرور اسے پائے گا **اور جب واقعی اور سچے اور کامل طور پر پائے گا تو ضرور خدا اس سے ہمکلام ہوگا۔**''

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 ص 239، 240)

مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

محترم ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب

دانتوں اور منہ کی صفائی

منہ اور دانتوں کی صفائی میں جو قصور ہم سے واقع ہوتا ہے وہ دو طرح کا ہے:

(1) کم بار صفائی کرنا۔

(2) غلط طریق پر صفائی کرنا۔

گویا پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دن میں کتنی بار صفائی کرنی چاہئے؟ عام طور پر ڈینٹل سرجن اس سوال کا یہ جواب دیتے ہیں صبح ناشتہ کے بعد اور رات سونے سے قبل۔ ڈاکٹر یہ نسخہ اس لئے تجویز نہیں کرتے کہ ان کے نزدیک یہ آئیڈیل نسخہ ہوتا ہے بلکہ اس وجہ سے کہ وہ اپنے تجربہ سے سیکھ چکے ہوتے ہیں کہ یہ سب سے قابل عمل نسخہ ہے اور یہ کہ ایک اوسط درجہ کا مریض اس سے زیادہ زحمت گوارا نہیں کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس انسانی غفلت سے خوب آگاہ تھے۔ آپؐ فرماتے ہیں:

لَولَا اَن اشقّ علیٰ امّتی لَا مرتُھم بالسِّواكِ عند كل وضؤ

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب سواک الرطب)

یعنی اگر یہ میری امت کے لئے گراں بار نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔

یہ حدیث حسن نصیحت اور چشم پوشی کا بے نظیر مجموعہ ہے۔ اپنی منشاء بھی ظاہر فرما دی اور اپنی امت کی غفلت کو مشقت کا نام دے کر ان کی شرم بھی رکھ لی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی مستعدی کے بارہ میں یوں گواہی دیتی ہیں:

كانَ اِذا دَخَلَ بيته بدء بالسواك

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب السواک حدیث نمبر 372)

یعنی جب بھی آپؐ باہر سے آ کر گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے۔ حضورؐ کا یہ عمل جہاں حضورؐ کی نفاست طبع کا عکاس ہے وہاں منہ اور دانتوں کی صفائی کی طرف حضورؐ کی خاص توجہ کا بھی پتہ چلتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ملتا ہے کہ دودھ پینے کے بعد منہ صاف کر لیا جائے کیونکہ دودھ میں چکنائی ہوتی ہے۔ اب اگر ہماری روزمرہ کی غذا کا تجزیہ کیا جائے تو دودھ کی چکنائی سے کہیں زیادہ چکنائی تیل اور گھی کی صورت میں ہم ہر کھانے میں استعمال کرتے ہیں۔ لیکن کھانے کے بعد دانت صاف کرنا اکثر چھوٹ جاتا ہے۔ اگر کسی کو مع کل وضوء یعنی نماز سے قبل مسواک یا برش کی توفیق ملتی ہے تو زہے نصیب ورنہ کم از کم یہ تو ضرور کرے کہ ہر کھانے کے بعد دانت صاف کر لے۔ بنیادی کلیہ یہ ہے کہ دانتوں پر Plaque کو جمنے کے لئے مہلت نہ دی جائے۔ پلیک ہوگا تو جراثیم کی افزائش ہوگی۔ جراثیم کی افزائش ہوگی تو مرض ہوں گے۔

صفائی کا درست طریق

دوسرا اہم سوال یہ ہے کہ دانتوں کی صفائی کا درست طریق کیا ہے؟ اس کا اصولی جواب تو یہی ہے کہ صفائی اس طرح کی جائے کہ ہر دانت کی ہر سطح صاف ہو جائے۔ اور کوئی سطح صاف ہونے سے رہ نہ جائے۔ انسان کے منہ کا ایک طُول ہے اور ایک عرض ہے۔ منہ کا طول ہونٹوں کی باچھوں کا درمیانی فاصلہ ہے۔ منہ کا عرض دونوں لبوں کے درمیان کا فاصلہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اِذا استكتم فاستاكُوا عرضاً

(کنز العمال)

یعنی جب تم مسواک کرو تو منہ کے عرض کی جہت ہی کرو۔ یعنی نیچے سے اوپر کی طرف اور اوپر سے نیچے کی جانب اب ملاحظہ کیجئے کہ ہر دو دانتوں کے درمیان جو دانتوں کی سطحیں ہوتی ہیں وہ اکثر صاف ہونے سے رہ جاتی ہیں۔ خوراک کے پھنسے ہوئے ذرات کے سبب ان سطحوں پر اکثر Plaque جم جاتا ہے۔ منہ کے طول کے رخ یعنی دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں دانت صاف کرنے سے یہ سطحیں صفائی سے محروم رہ جاتی ہیں۔ چودہ صدیاں قبل کے اس ارشاد نبویؐ ''فاستاكواعرضاً'' کی صداقت کو صحیح طور پر آج سمجھا گیا ہے۔ آج کے ڈاکٹروں نے جس سائنسی حقیقت کو صدیوں کی تحقیق اور جستجو سے جانا ہے، اس کا انکشاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آج سے چودہ سو سال قبل ہوا تھا۔

صفائی کے درست طریق کے بارہ میں جو دوسرا اصول ہمیں سنتِ رسولؐ سے ملتا ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ مسواک کرتے ہوئے صرف دانتوں کی صفائی پر توجہ نہ رکھتے بلکہ بالعموم منہ کی مکمل صفائی فرماتے۔ یعنی دائرہ کی صورت میں مسواک کو منہ میں اس طرح گھماتے کہ ہونٹوں کے پیچھے اور گالوں کے اندر والی جگہ بھی صاف ہو جاتی۔ چنانچہ راوی بیان کرتا ہے:

اذا قام من الليل يشوص فاه بالسواك

(صحیح بخاری کتاب الوضوء باب السواک حدیث نمبر 238)

یعنی جب آپؐ رات کو بیدار ہوتے تو منہ میں مسواک کو گھمانے کے انداز میں پھیرتے۔

ہم میں سے جو لوگ برش کا استعمال کرتے ہیں، ان کو اس حدیث کی رو سے برش کے ذریعہ دانتوں کے علاوہ منہ کے Soft Tissues کو بھی صاف کرنا چاہئے یعنی مسوڑھوں، زبان اور ہونٹوں اور گالوں کے اندرونی حصوں کو۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

تسبیح و تحمید کی عظیم برکات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کو اظہار تشکر کیلئے خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر روحانی پروگرام دیا۔ اس پاکیزہ روح پرور منصوبہ میں 9 کام دیئے گئے۔ ہر احمدی پر فرض ہے کہ وہ اس منصوبہ پر عمل پیرا ہوتا رہے ان 9 امور میں ایک خاص دعا سبحان اللہ و بحمدہ ......شامل کی گئی ہے۔ اس دعائے مستجاب کو روزانہ بلا ناغہ کم از کم 33 بار پڑھنا ہے۔

آیئے اس دعائے خاص کے بارے میں چند ارشادات وہدایات پڑھتے ہیں۔ اس دعا کے بارے میں ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں کلمات طیبات خدائے واحد و یگانہ کو بہت ہی محبوب ہیں اور آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان کو پڑھنے والا اپنے نامہ اعمال کو باوزن بنائے گا۔

اعمال کے میزان میں بھاری کلمات

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے سب جہانوں میں رحمتِ خداوندی کو تقسیم فرمایا اور بڑی پیاری مفید اور دلنشیں ہدایات عطا فرمائیں اور بنی نوع انسان کی لافانی زندگی کو سنوارنے خوشحال بنانے اپنے مولا سے دل لگانے کیلئے نہایت ہی آسان سادہ اور خوبصورت انداز اور طریق بتائے جن کو اپنا کر بندہ اگلے جہان میں کامیابی وکامرانی اور خوش بختی حاصل کر سکتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”دو کلمے جو زبان پر ہلکے پھلکے ہیں۔ میزان میں بہت بھاری ہیں اور رحمان کو بہت محبوب ہیں وہ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم ہیں۔ یعنی اللہ پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ اور اللہ پاک ہے عظمتوں والا۔ (بخاری)

عظمت باری کا اقرار

مندرجہ بالا حدیث شریف کی تشریح میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

......مذکورہ بالا حدیث میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید اور عظمت کا اقرار ایسا مثمر ثمرات نافع ہے کہ انسان کا ترازوئے عمل اس کے بوجھ سے جھک جاتا ہے اور اس کا درجہ بلند ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ فرمائی کہ (۔) یہ کلمات اس لئے زیادہ ثواب کا موجب ہوتے ہیں کہ (۔) رحمٰن کو پسند ہیں (۔)

صفات رحمٰن اور رحیم کا باہم تعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت وہ ہے جس کے ماتحت بلا کسی محنت اور مشقت کے انسان پر انعام ہوتا ہے اور صفت رحیمیت وہ ہے جس کا نزول انسان پر کسی عمل کے بدلہ میں ہوتا ہے اور چونکہ انسان کے اعمال محدود ہوتے ہیں اس لئے اس کی جزاء بھی خواہ کس قدر ہی زیادہ ہو آخر محدود ہو گی جیسا کہ قرآن شریف اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک اعمال کے بدلہ میں دس گنے بلکہ سات سو گنے تک ثواب ملتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ لیکن پھر بھی یہ بدلہ ایک حد تک نسبت کے لحاظ سے ہی ہوتا ہے! مگر جو احسان رحمانیت کے ماتحت ہوتا ہے وہ چونکہ کسی عمل کے بدلہ میں نہیں ہوتا اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی جا سکتی۔

پس حبیبتان الی الرحمان سے آنحضرت ﷺ نے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ دوسری عبادات کا بدلہ تو صفت رحیمیت دیتی ہے مگر یہ کلمات صفت رحمانیت کے جاذب ہو جاتے ہیں یعنی جب انسان اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتا اور اس کی عظمت کا اقرار کرتا ہے تو نہ صرف رحیمیت جوش میں آتی ہے بلکہ صفت رحمانیت بھی جوش میں آکر اس پر نازل ہوتی ہے اور چونکہ یہ نزول رحمانیت نسبت عمل کے لحاظ سے نہیں بلکہ احسان کے طور پر ہوتا ہے اس لئے اعمال حسنہ کا ترازو بہت وزنی ہو جاتا ہے کیونکہ صفت رحمانیت کا نزول جب صفت رحیمیت کے ساتھ ہوتا ہے تو اس کی عظمت کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔

(تحفۃ الملوک صفحہ:21)

انسان کو پاک بنا دیتا ہے

ان دو کلمات طیبات کے اثرات فوائد اور مقبولیت کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

”اسی طرح جب بندہ اپنے رب کی نسبت کہتا ہے کہ الٰہی آپ بڑی تعریفوں والے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو تعریفوں والا کر دیتا ہے اور جب وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے بڑا بنا دیتا ہے پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تحمید اور عظمت کے اقرار سے ایک تو عبادت کا ثواب ملتا ہے اور ایک اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت جوش میں آکر اس بندے کو پاک کر دیتی ہے قابل تعریف بنا دیتی ہے بڑا بنا دیتی ہے۔“ (تحفۃ الملوک صفحہ 21)

بہت فضیلت رکھنے والا ذکر

حضرت مصلح موعود اپنی کتاب ذکر الٰہی میں فرماتے ہیں۔

دو کلمے ایسے ہیں کہ جو زبان سے کہنے میں چھوٹے ہیں مگر جب قیامت کے دن وزن کئے جائیں گے تو ان کا اتنا بوجھ ہو گا کہ ان کی وجہ سے نیک اعمال کا پلڑا بہت بھاری ہو جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں یہ بھی بہت اعلیٰ درجہ کا ذکر ہے۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود بیماری کے سخت دورہ میں تہجد کیلئے اٹھے اور غش کھا کر گر گئے اور نماز نہ پڑھ سکے تو الہام ہوا کہ ایسی حالت میں تہجد کی بجائے لیٹے لیٹے یہی پڑھ لیا کرو۔ تو یہ بھی بہت فضیلت رکھنے والا ذکر ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کثرت سے اس کو پڑھتے تھے۔

(ذکر الٰہی تقریر جلسہ سالانہ 28 دسمبر 1916ء قادیان صفحہ 24)

روحانی و جسمانی بیماریوں کا علاج

اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے ساتھ بڑا ہی رحیم و کریم ہے اپنے بندوں پر لطف و کرم اور عنایات کی بارشیں برساتا رہتا ہے۔ جب بندگان خدا مصائب میں دب جاتے ہیں اور کرب و اضطرار انتہاء تک پہنچ جاتا ہے دکھ، درد، مصائب اور بیماریوں کے دنیاوی سب حیلے کر چکتے ہیں اور کوئی کامیابی نظر نہیں آتی تو اس وقت دربار ربانی میں الحاح و التجاء کو کمال تک پہنچاتے ہیں اس وقت رحمت کا سمندر موج میں آجاتا ہے اور ٹھاٹھیں مارتا ہوا سوالیوں کو از خود شفاء کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور دعائیہ و شفائیہ کلمات سکھاتا ہے اور انہیں شفاء کاملہ عطا فرماتا ہے۔ یہ معجزانہ شفاء کے کلمات دیگر افراد کیلئے آب شفاء وحیات ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے درج ذیل دعا بتائی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہوا۔ یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورہ یٰسین سنائی۔ جب تیسری مرتبہ سورہ یٰسین سنائی گئی تو میں دیکھتا تھا کہ بعض عزیز میرے جواب وہ دنیا سے گزر بھی گئے۔ دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا اور بار بار دمبدم حاجت ہو کر خون آتا تھا۔ سولہ دن برابر ایسی حالت رہی اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا وہ آٹھویں دن راہی ملک بقا ہو گیا۔ حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولہواں دن چڑھا۔ تو اس دن بکلی حالات یاس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورہ یٰسین سنائی گئی اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہو گا۔ تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے (۔) کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے۔ سبحان اللّٰہ (۔) اور میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال۔ اور یہ کلمات طیبہ پڑھ اور اپنے سینہ اور پشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر کہ اس سے تو شفا پائے گا۔ چنانچہ جلدی سے دریا کا پانی مع ریت منگوایا گیا اور میں نے اسی طرح عمل کرنا شروع کیا۔ جیسا کہ مجھے تعلیم دی تھی۔ اور اس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور بے اختیار طبیعت اس بات کی طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر تا اس حالت سے نجات ہو۔ مگر جب وہ عمل شروع کیا تو مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے میں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ابھی اس پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بکلی مجھے چھوڑ گئی اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 208)

اللہ تعالیٰ کے حضور افضل عمل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت سو مرتبہ سبحان اللہ و بحمدہ کہہ لیا قیامت کے دن اس سے زیادہ افضل عمل کوئی نہیں لائے گا مگر وہ شخص جس نے اس کلمہ کو اتنی مرتبہ یا اس سے زائد مرتبہ کہا ہو۔ (صحیح مسلم)

محبوب ترین کلام

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا میں تجھے ایسا کلام نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے؟ بیشک اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین کلام سبحان اللّٰہ وبحمدہ ہے۔ (صحیح مسلم)

بہشت آباد کرنے کا آسان طریقہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

میں معراج کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا انہوں نے فرمایا اے محمد ﷺ میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور ان کو بتانا کہ جنت کی زمین بہت عمدہ ہے اور اس کا پانی بہت میٹھا ہے اور وہ چٹیل

باقی صفحہ 5 پر

خ۔ ہاشمی

ہماری پیاری امی جان محترمہ امۃ القیوم صاحبہ

جب ہم نے اس دنیا میں آنکھ کھولی تو اپنے سامنے اپنی دو محبوب ماؤں اور مہربان والد صاحب کو دیکھا۔ بلوغت کی عمر تک ہم کبھی نہ یہ جان پائے کہ ہماری اصل والدہ کونسی ہیں۔

ہماری بڑی والدہ (امی جان) امۃ القیوم صاحبہ 5 مئی 1927ء میں لدھیانہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد ڈاکٹر محمد جان مہاراجہ کشمیر کے ذاتی معالج تھے اور اپنی درویش فطرت کی وجہ سے اپنے علاقے میں مشہور تھے۔ ان کا ذاتی گھر ''دارالبیعت لدھیانہ'' سے ملحقہ تھا۔ امی جان کے بھائی خواجہ بختیار احمد صاحب اپنے آپ کو دارالبیعت کا چابی بردار کہتے تھے، کیونکہ جو مہمان یہاں کی زیارت کے لئے وقتاً فوقتاً آتے ان کی ہر طرح سے مہمان نوازی کرتے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد امی جان اپنی بیوہ ماں اور دو بہن بھائیوں کے ہمراہ پاکستان آئیں اور اپنی ذمہ داریوں کا بخوبی احساس ہونے کی وجہ سے حکومت پاکستان کے اعلان کردہ ووکیشنل پروگرام میں ٹریننگ کے ساتھ ہی سرکاری سکول میں بطور ووکیشنل ٹیچر کے جاب شروع کر دی۔ اسی دوران میرے والد صاحب اور ان کے گھرانے کے بے پناہ اصرار پر (میرے والد صاحب میری امی جان کے ماموں زاد ہیں) امی جان کے ساتھ شادی ہوگئی۔ آپ مکرم سید محمد منیر شاہ ہاشمی صاحب کی بڑی بہو تھیں

ہمارے والد صاحب اور امی جان کی خاندان میں مثالی جوڑی تھی۔ مگر جس طرح خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے لئے کوئی نہ کوئی آزمائش ضرور رکھ دیتا ہے۔ اسی طرح امی جان شادی کے سولہ سال تک اولاد کی نعمت سے محروم رہیں۔ امی جان کے مطابق اس زمانے کا شاید ہی کوئی ایسا علاج ہوگا جو انہوں نے نہ کروایا ہو مگر خدا کی رضا کے آگے انسان کی تمام کوششیں ہیچ ہیں۔

المختصر ہماری امی جان کو باقاعدہ خواب میں ایک آواز آئی کہ بشریٰ آئی ہے۔ لہٰذا امی جان نے اپنی ممتا کی پیاس کو بجھانے کے لئے دل میں یہ مصمم ارادہ کر لیا کہ چاہے کچھ ہو جائے، خاندان والے کتنی بھی مزاحمت کریں وہ اپنے شوہر کی دوسری شادی ضرور کروائیں گی۔ اتفاقاً میری چھوٹی والدہ (بشریٰ ہاشمی) کی بڑی بہن سے امی جان نے بات کی اور یوں ہماری چھوٹی والدہ جن کا نام امی جان کے خواب کے مطابق بشریٰ ہے، امی اور والد صاحب کی خوشیوں کو بانٹنے آئیں اور یوں اس مثالی گھرانے کا آغاز ہوا۔ اس دوران ہماری امی جان نے اپنے بھائی کے بیٹے نیر رشید کو بھی گود لیا جو نہایت نیک اور فرشتہ سیرت لڑکا تھا مگر 24 سال کی عمر میں نیر رشید کا ایکسیڈنٹ ہوا اور وہ ہمارے والدین کو ایک ذہنی دھچکا لگا کر اپنے رب کے پاس چلا گیا۔

جب میری چھوٹی والدہ کے پہلی بیٹی ہوئی تو میری چھوٹی والدہ نے اس کو امی جان کی گود میں ڈال دیا اور بقول امی جان، اس بچی کے آنے سے گویا وہ دوبارہ جی اٹھی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اس بچی کا نام خالدہ ہاشمی عطا فرمایا۔ امی جان نے اس کی تمام تر پرورش کی ذمہ داری اپنے سر لی اور میری چھوٹی والدہ نے ان کی خوشی کے آگے اپنا سر تسلیم خم کیا۔ جس کی جزا کے طور پر خدا تعالیٰ نے ان کو دو مزید بیٹیاں عطا کیں۔ یعنی قرۃ العین ہاشمی اور ندا ہاشمی۔ وہ اکثر ہمارے والد صاحب سے کہتیں کہ ہاشمی صاحب کتنا اچھا اور کامیاب میرا وہ فیصلہ تھا کہ آج میری تینوں بیٹیاں اتنی خدمت گزار، فرمانبردار اور لائق ہیں کہ سو بیٹوں پر بھی بھاری ہیں۔

ہماری امی جان اصولوں کی پکی، محنتی، وقت کی پابند، جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، رشتہ داروں خواہ وہ احمدی ہوں یا غیر احمدی غم وخوشی میں حصہ لینے والی، ہمسایوں سے میل جول رکھنے والی دعا گو وجود سمجھی جاتی تھیں۔ زندگی بھر نماز اور پردہ کی حد درجہ پابند تھیں۔ الغرض جس طرح وہ خود تھیں ہمیں بھی وہ ویسا ہی دیکھنا چاہتی تھیں اور ایسے میں ہماری چھوٹی والدہ نے کمال اطاعت، صبر اور خدمت کا وہ اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ غیر بھی انگشت بدنداں تھے کہ یہ رشتہ اتنے عرصہ نبھا تو کیسے نبھا۔

فطری عمل کے تحت امی جان بھی عمر کے ساتھ ڈھل رہی تھیں۔ لیکن ہم نے ان کے اندر کبھی ناامیدی اور مایوسی کی جھلک نہیں دیکھی۔ اپنی 35 سالہ شوگر کی بیماری کا بھی انہوں نے ہمیشہ بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا، مگر فروری 2009ء کو جب ان کے دائیں پاؤں کے انگوٹھے میں گینگرین ہوگئی تو وہ کمزور ہوتی چلی گئیں اور بالآخر 13 مئی 2009ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

موصیہ ہونے کی وجہ سے امی جان کی اسی دن بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ ان کی وفات کے بعد افسوس کرنے والوں کا تانتا بندھ گیا۔ امی جان کی وفات نے ہمیں ایک رازدان دوست، غمگسار اور دعا گو ماں سے محروم کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ میرے والد صاحب اور میری چھوٹی والدہ کو صحت و سلامتی والی عمر عطا فرمائے اور ہم تینوں بہنوں کو اپنی پیاری امی جان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

☆☆☆

مجھے کافی ہو تم مولا!

مجھے کافی ہو تم مولا! مجھے تم سے محبت ہے
نہیں دنیا سے کچھ لینا، مجھے تم سے محبت ہے

ہتھیلی پر زمانے نے رکھا جب چاند اور سورج
جواب آیا ''خداوندا! مجھے تم سے محبت ہے''

یہی تعریف الفت کی، یہی ارشادِ ربانی
''میرا بندہ تمہیں پیارا، مجھے تم سے محبت ہے''

ستارے چاند اور سورج خدا کی شان کے مظہر
پکارے یہ ہر اک ذرہ مجھے تم سے محبت ہے

مٹا کر نفرتیں ساری جلائیں پیار کے دیپک
کہ غیروں سے بھی ہے کہنا، مجھے تم سے محبت ہے

سمٹ کر رہ گئی دنیا گھرانہ ایک ہو جیسے
ترانہ ابنِ آدم کا، مجھے تم سے محبت ہے

یقیں کے نور سے تحریر کی تقدیس ہے روشن
جہاں لکھا یہی لکھا، مجھے تم سے محبت ہے

مخاطب ہو تمہیں میرے محبت بانٹنے والو!
ندیمؔ انور کا تم کنبہ، مجھے تم سے محبت ہے

انور ندیمؔ علوی

درشتگی کے جواب میں

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

روزمرہ کی زندگی میں ہم یہ مناظر اکثر دیکھتے ہیں کہ کسی مجلس میں ایک شخص نے دوسرے شخص کے بارے میں کوئی منفی بات کی، خواہ شروع میں یہ بات ہلکے پھلکے انداز میں کہی گئی۔ لیکن فوراً دوسرے شخص نے جواب دیا بلکہ اپنے متعلق بات کرنے والے شخص کے بارے میں بھی کوئی منفی بات کہہ دی۔ پھر ترکی بہ ترکی اس کا جواب آیا۔ دونوں کے چہرے کا رنگ بدلنا شروع ہوا، باتوں میں مزید تلخی آئی۔ کچھ پرانی تلخیاں بھی یاد آ گئیں۔ قسمت اچھی ہوئی تو بات اس مجلس میں ختم ہوگئی۔ ورنہ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ رنجش چلنی شروع ہوئی اور پھر مستقل بدمزگی میں تبدیل ہو گئی۔ اس صورتِ حال کا ایک پہلو یہ بھی ہوتا ہے کہ ہم دوسرے کا مذاق تو اُڑا لیتے ہیں، اس کے کام میں یا اس کی باتوں میں نقص تو نکال لیتے ہیں اور اگر وہ غصہ کرے تو فوراً نصیحت کرتے ہیں کہ بھائی کچھ وسعت حوصلہ تو پیدا کرو، برداشت سے بات کو سنو۔ لیکن اگر ہمارے متعلق کوئی بات کرے یا ہمارے کام کے بارے میں کسی منفی رائے کا اظہار کرے تو ہمیں خود اندازہ نہیں رہتا کہ ہمارے جواب میں کتنی تیزی آ گئی ہے اور ہمارے چہرے کے تاثرات کتنی تیزی سے بدل رہے ہیں۔ یہ عمل اس وقت اور بھی زیادہ برے نتائج پیدا کرتا ہے جب ہم کوئی پروفیشنل کام کر رہے ہوں یا ایسا کوئی کام ہو رہا ہو جس کا تعلق نجی زندگی سے نہ ہو بلکہ اس کام کا تعلق ہمارے فرائض سے ہو۔ بسا اوقات ہم اپنی رائے کا اظہار تو برملا کر دیتے ہیں لیکن جب اس کے برخلاف رائے کا اظہار ہو تو وہ ناقابلِ برداشت ہو جاتا ہے۔ اور پھر ایک دوسرے کی رائے کے متعلق دلائل کے اظہار کی بجائے ایک دوسرے پر ذاتی حملے شروع ہو جاتے ہیں۔ بدقسمتی سے یہ عمل بین الاقوامی فورم پر بھی اسی طرح چل رہا ہوتا ہے اور بسا اوقات بات دلائل اور موقف کے اظہار کی حدود سے نکل کر ایک دوسرے پر طعن زنی پر ختم ہوتی ہے۔ اور بعض مرتبہ تو بات اس سے بھی بہت آگے نکل جاتی ہے۔

ایسا ہی ایک منظر 12/اکتوبر 1960ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے دوران دنیا نے دیکھا۔ اس اجلاس کے دوران فلپائن کے مندوب Lorenzo Sumulong نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ان کا ملک اس بات کی حمایت کرتا ہے کہ جو ممالک ابھی مغربی ممالک کے زیرِ تسلط ہیں انہیں آزادی ملنی چاہئے لیکن اس کے ساتھ مشرقی یورپ کے ممالک کے لوگوں کو بھی پوری طرح حقوق حاصل نہیں ہیں انہیں بھی یہ حقوق ملنے چاہئیں۔ اس دور میں مشرقی یورپ کے ممالک سوویت یونین کے زیرِ تسلط تھے۔ اس اجلاس میں سوویت یونین کے قائد خروشیف بھی موجود تھے۔ انہوں نے صدرِ اجلاس سے مطالبہ کیا کہ فلپائن کے نمائندے کو تنبیہہ کریں۔ صدرِ اجلاس نے جن کا تعلق آئر لینڈ سے تھا، فلپائن کے نمائندے کو کہا کہ وہ ایسے ریمارکس نہ دیں جن سے تقریر میں مزید رکاوٹ پیدا ہو۔ لیکن بدمزگی اس قدر بڑھ گئی کہ اس تقریر کے دوران خروشیف نے پہلے اپنے سامنے ڈیسک پر مکے مارنے شروع کئے اور پھر اپنا جوتا اتارا اور ڈیسک پر لہرا کر پٹخ دیا۔ یہ کیا کم تھا کہ رومانیہ کے نائب وزیر خارجہ نے اُٹھ کر جنرل اسمبلی کے صدر Mr. Boland کے بارے میں ایسے منفی ریمارکس دیئے کہ ان کا چہرا غصے سے لال ہوگیا اور انہوں نے اس مندوب کا مائک بند کر دیا۔ اور پھر اجلاس کو ختم کرنے کیلئے اپنے سامنے موجود ہتھوڑی (Gavel) اس زور سے میز پر ماری کہ وہ بھی ٹوٹ گئی اور اس کے ٹکڑے ہوا میں اڑتے ہوئے دکھائی دیئے۔

ایسا ہی ایک واقعہ 1954ء میں پیش ہوا۔ اس وقت جنیوا میں ہونے والی ایک کانفرنس میں چین کے وزیراعظم چواین لائی اور امریکہ کے وزیرِ خارجہ John Foster Dulles بھی شریک تھے۔ اس وقت امریکہ نے چین کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا تھا اور اس کی جگہ پر امریکہ کی حکومت تائیوان کی حکومت کو چین کی اصل حکومت تسلیم کرتی تھی۔ اس موقع پر چین کے وزیراعظم نے امریکی وزیر خارجہ کو دیکھ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن امریکی وزیر خارجہ منہ پھیر کر آگے بڑھ گئے اور مصافحہ کرنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کی، لیکن صرف ایک ان کے مصافحہ نہ کرنے سے چین کی حکومت نے گر نہیں جانا تھا۔ جب 1972ء میں اپنے سیاسی مصالح نے مجبور کیا تو پہلے ہنری کسینجر اور پھر امریکی صدر نکسن چین دورہ پر گئے اور انہی چواین لائی کی طرف پہلے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ بدقسمتی سے عالمی سطح پر اس قسم کی حرکات نے امن اور باہمی اعتماد کو بہت نقصان پہنچایا ہے اور اس سے عالمی امن کی صورتِ حال پہلے سے بھی ناخوشگوار ہوتی رہی ہے۔ لیکن اگر ایک فریق بھی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے اور دوسرے کی درشتگی کا جواب درشتگی کی بجائے اعلیٰ اخلاق سے دے تو کم از کم اس قسم کی صورتِ حال پیدا نہیں ہوتی بات صرف دلائل اور اپنا موقف پیش کرنے تک محدود رہتی ہے۔

جب آزادی کے معاً بعد بھارت اور پاکستان کے درمیان کشمیر کا تنازعہ کھڑا ہوا تو 1947ء کے اختتام پر بھارت نے خود یہ مسئلہ اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کے سامنے پیش کر دیا۔ قائدِ اعظم نے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو 25 دسمبر 1947ء کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کیا تھا۔ ابھی انہیں حلف اُٹھائے چند روز ہی ہوئے تھے کہ بھارت کی درخواست پر یہ مسئلہ اقوام متحدہ کے روبرو پیش ہوگیا۔

15 جنوری 1948ء کو سلامتی کونسل میں اس بحث کا آغاز ہوا۔ ہندوستان کی طرف سے سر گوپالا سوامی آئنگر نے پہلی تقریر کی۔ اس وفد میں ان کی معاونت کرنے والوں میں مشہور وکیل موتی لال چمن لال سیتلواڈ بھی شامل تھے۔ آئنگر ریاست کشمیر کے وزیراعظم بھی رہ چکے تھے۔ انہوں نے اپنی طرف سے بڑی زوردار اور طویل تقریر کی اور ہر طرح پاکستان کو موردِ الزام قرار دینے کیلئے دلائل بیان کئے۔ جب حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جواب دینے کیلئے تقریر شروع کی تو ان تفصیلی پہلوؤں کو بیان فرمایا جنہیں ہندوستان کے نمائندے نے پس پردہ رہنے دیا تھا اور صرف جزوی حقائق پیش کئے گئے تھے۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کی تفصیلات بیان فرمائیں اور بیان فرمایا کہ کس طرح ہندوستان میں مختلف جگہوں پر مسلمانوں کو قتل عام کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بھارتی مندوب کے بیان کردہ دلائل کا رد بیان فرمایا۔ آپ کا خطاب تین اجلاسوں میں جاری رہا۔ اس تقریر سے بھارتی وفد میں کافی پریشانی پیدا ہوئی کیونکہ اب تک انہیں اپنی کامیابی کا مکمل یقین تھا اور اسی امید پر وہ خود یہ مسئلہ لے کر اقوام متحدہ میں گئے تھے۔ لیکن اب اس تقریر سے ان کے لئے بہت سی مشکلات پیدا ہوگئی تھیں۔

اب بھارت کی طرف سے تقریر کرنے کے لئے مسٹر سیتلواڈ سامنے آئے۔ اب تک یہ بحث بہت جاندار انداز میں ہو رہی تھی مگر دونوں طرف سے دلائل کا تبادلہ ہو رہا تھا اور اپنا اپنا موقف پیش کیا جا رہا تھا۔ لیکن مسٹر سیتلواڈ نے اپنی تقریر کا آغاز ہی حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پر ذاتی حملہ سے کیا۔ اور وہ تقریر کے دوران بھی بار بار حضرت چوہدری صاحب کی ذات کو حملوں کا نشانہ بناتے رہے۔ انہوں نے اپنی تقریر کے آغاز میں کہا۔

ترجمہ: مجھے بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے نمائندے نے 16 اور 17 جنوری کو جو پانچ گھنٹے کی تقریر کی ہے اس نے سیکیورٹی کونسل میں اور اقوام متحدہ میں طوالت کا ایک ریکارڈ قائم کیا ہے۔ مجھے ان کی تقریر کی طوالت پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے لیکن اس تقریر نے بھارت کے خلاف نپے تلے زہریلے حملے کا بھی ایک ریکارڈ قائم کیا ہے۔ جن معاملات کا زیر بحث معاملہ سے کوئی تعلق نہیں تھا ان کو پیش کرنے کا ریکارڈ قائم کیا گیا ہے اور جان بوجھ کر متعلقہ معاملات کا ذکر چھوڑنے کا اور بہت چالاکی کے ساتھ حقائق کو مسخ کرنے کا ریکارڈ قائم کیا گیا ہے۔ اور بعض الزامات ایسے بھی لگائے ہیں جنہیں پاکستان کے نمائندے خود بھی سچ نہیں سمجھتے۔

اس آغاز کے بعد بھی مسٹر سیتلواڈ چوہدری صاحب پر ذاتی حملے کرتے رہے۔ اور شاید بہت سے حقائق ان کے علم میں بھی نہیں تھے۔ خیر ان کی تقریر بھی ایک اجلاس میں ختم نہ ہو سکی اور بعد میں جاری رہی۔

حضرت چوہدری صاحب اپنی تصنیف تحدیثِ نعمت میں تحریر کرتے ہیں کہ ان کی ذاتی الزام تراشی نے جس قسم کا ماحول بنا دیا تھا، اس کے نتیجے میں سب مندوبین یہ توقع کر رہے تھے کہ اب ان کی تلخ کلامی کا جواب بھی تلخ کلامی سے دیا جائے گا اور ماحول مزید خراب ہوگا۔ لیکن جب حضرت چوہدری صاحب جواب دینے کیلئے کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنی تقریر کا آغاز ان الفاظ سے کیا۔

ترجمہ: میرے فاضل دوست جنہوں نے کل بھارت کے نمائندے کی حیثیت سے سیکیورٹی کونسل سے خطاب کیا ہے ایک بہت قابل وکیل ہیں۔ میرے نزدیک وہ بھارت میں پریکٹس کرنے والے وکلاء میں سے قابل ترین وکیل ہیں۔ میں ہمیشہ سے نہ صرف ایک قابل وکیل بلکہ ایک انصاف پسند وکیل کی حیثیت سے ان کی قدر کرتا رہا ہوں۔ کل انہوں نے بہت کوشش کی مجھے قائل کریں کہ میں ان کے انصاف پسند ہونے کے بارے میں اپنی رائے بدلوں۔ لیکن میرے خیال میں یہ ایک استثنائی صورتِ حال تھی اور باوجود ان سخت الفاظ کے جو انہوں نے میری تقریر کے بارے میں استعمال کرنا پسند کئے ہیں میں ان کے متعلق اپنی سابقہ رائے پر قائم ہوں۔

اس کے بعد آپ نے سیتلواڈ صاحب کی تقریر کا رد تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا لیکن ان پر ذاتی حملہ کئے بغیر۔ نہ صرف حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے دلائل بلکہ ان کے انداز کا بھی یہ اثر تھا کہ بھارت کو سیکیورٹی کونسل سے اپنی پسند کے نتائج حاصل نہ ہو سکے بلکہ ان کی امیدوں سے برعکس نتائج نکلے اور خود ان کے اپنے مؤرخین خود اعتراف کرتے ہیں کہ اس موقع پر بھارت کا اقوام متحدہ میں یہ مسئلہ پیش کر دینا بہت بڑی غلطی تھی۔

بقیہ صفحہ 3

میدان ہے اس کے درخت سبحان اللّٰہ . والحمد للّٰہ اور لا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ہیں۔ (ترمذی)

جنت میں نخلستان بنانے کا گُر

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے اپنی امت پر شفقت فرماتے ہوئے روحانی جہان کو آباد کرنے اور سکھی زندگی حاصل کرنے کیلئے بتایا۔ آپ فرماتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے سبحان اللّٰہ و بحمدہ کہا جنت میں اس کے لئے کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد زاہد صاحب

مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب کا ذکر خیر

مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع نواب شاہ 9 ستمبر 2008ء کو راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔ خادم سلسلہ جناب سیٹھ صاحب کے بارے میں ذکر خیر کے طور پر چند باتیں عرض کرتا ہوں۔

جناب امیر صاحب خوش اخلاق اور سادہ طبیعت رکھتے تھے۔ خلافت کے شیدائی تھے۔ مہمان نواز تھے۔ مرکزی مہمانوں کی خدمت کر کے بے انتہا خوشی محسوس کرتے۔ اچھے سے اچھا کھانا کھلانے کے لئے انہیں نواب شاہ کے بہترین صاف ستھرے ہوٹلوں میں لے جاتے۔ مربیان سلسلہ کا بے حد احترام کرتے۔ جب بھی کوئی مہمان آتا کھڑے ہو کر ہاتھ ملاتے۔ بلکہ خوشی سے گلے لگا لیتے۔

خاکسار کے ماموں سسر تھے۔ اکثر نواب شاہ جانا ہوتا۔ ان کی محبت ان کی دکان تک کھینچ لے جاتی۔ بڑی شفقت سے پیش آتے۔ نماز باجماعت کے پابند تھے۔ تقویٰ کی راہوں پر چلنے والے بے حد خلیق انسان تھے۔ باتوں میں اکثر جماعت کے حالات کے تذکرے ہوتے۔ قیمتی نصائح سے نوازتے۔ طبیعت میں سادگی تھی۔ غریبوں کا خیال رکھتے۔ سخی انسان تھے۔ سب کا خیال رکھنے والے۔ ایک دن پہلے جناب ڈاکٹر عبدالمنان صاحب راہ مولیٰ میں قربان ہوئے تو خاکسار کو ٹیلیفون کر کے کہا ”اپنا خیال رکھو“ حالات کے پیش نظر نصیحت کی اکیلے کہیں نہ جاؤ۔ ایک باڈی گارڈ ساتھ رکھو۔

بہت دھیمی مگر نصیحت آموز گفتگو کرتے۔ مرکز جاتے ہوئے کئی بار اکٹھے سفر کرنے کا موقع ملا۔ چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خیال رکھتے۔ سانس اور دل کی تکلیف تھی۔ علالت کے باوجود دن رات جماعت کے کاموں میں مصروف رہتے۔ خلیفہ وقت سے بے حد عقیدت و ارادت تھی بلکہ ایک عشق تھا۔ خاکسار نے انہیں ہمیشہ ایک ہی رنگ کے کپڑوں میں ملبوس دیکھا۔ سفید شلوار اور ہلکے رنگ کی قمیص پہنتے۔ راہ چلتے ہوئے سلام کرنے میں پہل کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مالی حالات بے حد اچھے تھے۔ لیکن تکبر نام کو نہ تھا ان کی سادگی میں ہی بے حد وقار تھا۔ مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب کے بہیمانہ قتل پر شہر کے شرفا نے سخت احتجاج کیا اور اس انسانیت سوز واقعہ کی شدید مذمت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ فرمودہ 12 ستمبر 2008ء میں آپ کی شہادت کا ذکر فرمایا اور آپ کے خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کے تعلق اور آپ کے حالات و خدمات کا تذکرہ فرمایا اور آپ کے بلند درجات نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ ہم بھی خدائے بزرگ و برتر کے حضور شہید کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرتے ہیں اور دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں۔

ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

بچوں کا انگوٹھا چوسنا

اور اسے چھڑانے کے طریق

بچوں کی پرورش کرنا قدرے مشکل اور نہایت ہی قابل توجہ کام ہے۔ بچے کی پرورش کے دوران تھوڑی سی چشم پوشی بچے کی شخصیت پر گہرا اور دیرپا اثر ڈال سکتی ہے۔ بالکل یہی معاملہ بچوں کے انگوٹھا چوسنے کی عادت سے ہے لیکن یہ اتنا بھی مسئلہ نہیں کہ مائیں اس کے پیچھے اپنی جان ہلکان کر ڈالیں۔

وجوہات

انگوٹھا یا انگلیاں وغیرہ چوسنے کی عادت بچوں میں عام ہوتی ہے چوسنے کی پیدائشی اور قدرتی صلاحیت بچوں کو چوسنے کی طرف راغب کرتی ہے۔ جو کہ چھ ماہ کے بعد آہستہ آہستہ کم ہو جاتی ہے لیکن بچوں کی خاصی تعداد ایسی بھی ہوتی ہے جو خود کو آرام و سکون دینے کی خاطر انگوٹھا وغیرہ چوسنے کا شغل جاری رکھتے ہیں۔ کچھ بچے انگوٹھا چوستے ہیں۔ بعض بچے اپنی انگلیاں چوستے ہیں تو کچھ پورا ہاتھ۔ جبکہ ہمارے معاشرے میں بچوں کو چوسنی دینے کا رواج ہے۔ یاد رکھیں کہ بچوں کو چوسنی کی عادت ڈالنا، صحت کے لئے کئی طرح سے نقصان دہ ہوتا ہے۔ مائیں اپنے بچوں کو چوسنی اس لئے دیتی ہیں تاکہ وہ رونے سے باز آجائیں اور یوں بچہ چوسنی کی وجہ سے مصروف رہتا ہے اور رونا دھونا بھول جاتا ہے۔ آخر کار یہ پکی عادت بن جاتا ہے اور کچھ بڑے بچے بھی اس عادت میں مبتلا نظر آتے ہیں۔

اس لئے وہ جب بھوک محسوس کرتے ہیں۔ سونا چاہتے ہیں یا سو رہے ہوتے ہیں۔ جب خاموش اور اکتائے ہوئے ہوتے ہیں۔ یا گھبرائے ہوئے اور بے چین ہوتے ہیں تو اس صورت میں ستر سے نوے فیصد بچے اپنی انگلیاں یا انگوٹھا چوستے ہیں۔ ان میں سے اکثریت تین سے چھ سال کی عمر تک خود ہی اپنی یہ عادت چھوڑ دیتے ہیں۔

مسائل

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا انگوٹھا یا انگلیاں چوسنا بھی کوئی مسئلہ ہے۔ جی ہاں یقیناً مسئلہ ہے۔ طویل عرصہ تک یہ عادت رہنے کی صورت میں بچے میں دانت میں مسائل کا سبب بن سکتی ہے۔ اس عادت کی وجہ سے دانت ٹیڑھے میڑھے اُگ سکتے ہیں۔ یا پھر قدرے باہر کو نکل سکتے ہیں۔ یا پھر منہ کے اندر سے اوپر والے حصے میں کوئی نقص پیدا ہو سکتا ہے۔ مثلاً اس کا جھک جانا وغیرہ۔ تاہم یہ امر باعث اطمینان ہے کہ اس عادت سے چھٹکارے کے بعد ٹیڑھے میڑھے دانت از خود ٹھیک ہونے لگتے ہیں۔ اگر یہی عادت طوالت اختیار کر جائے اور گھریلو ٹوٹکوں سے فائدہ نہ ہو تو پھر کسی ماہر ڈینٹل سرجن سے رجوع کرنا چاہئے۔

اس عادت کے شکار بچے کو درست تلفظ کے ساتھ بولنے میں دشواری پیش آسکتی ہے۔ مثلاً انگلش حروف ”T“ اور ”D“ میں فرق کرنا مشکل ہو سکتا ہے یا اردو حروف ”س“ اور ”ش“ کی آواز گڈمڈ ہو سکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ بات کرنے کے دوران بچہ وقفوں وقفوں سے اپنی زبان باہر نکالے۔

یاد رکھیں کہ چار سال سے کم عمر بچوں میں انگوٹھا وغیرہ چوسنے کی عادت کوئی مسئلہ پیدا نہیں کرتی۔ یا یوں کہہ لیں کہ چار سال تک اگر بچہ انگوٹھا وغیرہ چوستا ہے تو فکر کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں مسئلہ تو ان بچوں کا ہوتا ہے جو چار یا پانچ سال تک یا اس کے بعد بھی شدت کے ساتھ اس عادت میں مبتلا رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں والدین بھی بہت پریشان ہوتے ہیں اور اس عادت کو چھڑانے کے لئے مختلف طریق آزماتے رہتے ہیں۔ گھریلو تراکیب اکثر ایسے بچوں کی یہ عادت چھڑانے میں کافی کارگر ثابت ہوتی ہیں۔ تاہم یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض بچے جو اس کو چار پانچ سال کے بعد بھی جاری رکھتے ہیں۔ اس قسم کے بچے بعض نفسیاتی مسائل سے دوچار ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں کسی ماہر نفسیات سے ضرور مشورہ کرنا چاہئے۔

عادت چھڑانے کے طریق

تین یا چار سال کی عمر تک تو والدین کو بچے کی اس عادت کے متعلق کسی قسم کی پریشانی کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے۔ یعنی بچے کی اس عادت کو نظر انداز کر دینا چاہئے۔ کیونکہ بچوں کی اکثریت اس عمر کے بعد خود ہی یہ عادت چھوڑ دیتی ہے۔ تاہم بچے کو اس وقت مناسب علاج اور دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے جب بچہ اپنے بالوں کو نوچنا شروع کر دے۔ اگر چار یا پانچ سال کے بعد بھی یہ عادت جاری رہے اور اس کی وجہ سے دانتوں یا بولنے کے مسائل پیدا ہونے شروع ہو جائیں۔ نیز اپنی اس عادت کی وجہ سے بچہ پریشان رہتا ہو یا شرمندگی محسوس کرتا ہو تو اس صورت میں بچے کی عادت گھر پر ہی چھڑوانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے لئے کئی طریقے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً بچے کی توجہ تقسیم کر دینا۔ بچے کی تعریف اور انعام کی پیش کش کرنا۔ ان دو طریقوں سے اس عادت کا توڑ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جب بچہ تھوڑا سمجھدار ہوتا ہے۔ تو وہ اپنی اس عادت سے خود چھٹکارا پا سکتا ہے۔ اسے بس تھوڑی سی راہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

اپنے بچے سے واضح طور پر انگوٹھا وغیرہ چوسنے کے منفی اثرات کے متعلق بات کریں۔ بچے کے پورے ہاتھ پر دستانہ چڑھا دیں۔ یا انگوٹھے کو کسی کپڑے یا پٹی سے لپیٹ دیں۔ تاہم بچے پر یہ بات واضح کر دیں کہ یہ اس کے لئے سزا نہیں ہے بلکہ یہ بچے کی یقین دہانی کے لئے ہے کہ انگوٹھا نہیں چوسنا۔ انگوٹھا وغیرہ کی عادت چھوڑنے پر انعام دینے کا سلسلہ بھی نہایت کارگر ثابت ہوتا ہے اس کے علاوہ غیر زہریلا لیکن کڑوا مرکب (جسے Theem) بچے کے انگوٹھے کے ناخن پر نیل پالش کی طرح لگا دیں۔ یہ طریقہ اور ریوارڈ سسٹم (Reward system) بہت زیادہ موثر ثابت ہوتے ہیں۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ اس عادت کے شکار بچے دوسرے بچوں کی نسبت زیادہ حساس طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ والدین اور گھر کے دیگر افراد کو چاہئے کہ وہ ایسے بچے کا خصوصی خیال رکھیں اور زیادہ شفقت سے پیش آئیں۔ سزا دینے سے بچے کے نازک احساسات و جذبات پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور سزا دینے والے کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ گو بڑے ہو کر پھر یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ کوئی انتقامی جذبہ نہیں تھا لہٰذا والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی یہ عادت چھڑانے کے لئے ہرگز سزا کا راستہ نہ اپنائیں۔ بلکہ مندرجہ بالا طریق سے استفادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بچوں اور خصوصاً واقفین نو بچوں کو لمبی صحت والی فعال زندگی دے اور خدمت دین اور خدمت خلق کے جذبے سے سرشار ہوں۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت رشتہ ناطہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھو محترمہ حمیداں بی بی صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری بشیر احمد اٹھوال صاحب آف چک نمبر 427 ٹی ڈی اے پیر جگی ضلع لیہ بقضائے الٰہی مورخہ 5/ اکتوبر 2009ء کو ناصر آباد شرقی ربوہ میں وفات پا گئیں۔ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ نے مورخہ 6/ اکتوبر کو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ آپ مکرم چوہدری نورحسن صاحب آف تلونڈی جھنگلاں سابق امیر حلقہ گوجرہ کے ہاں 1933ء میں پیدا ہوئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنا ان کی عادت میں شامل تھا اور اپنی زندگی میں بیشمار بچے اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہ تھی اور 1994ء میں بیوہ ہونے کے بعد اپنے بھائی مکرم چوہدری محمد اسلم ناصر صاحب ریٹائرڈ سینئر ہیڈ ماسٹر کے ہاں ناصر آباد شرقی ربوہ میں مقیم تھیں۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ بشریٰ اسلام صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسلام صاحب سابق باڈی گارڈ خلیفۃ المسیح تحریر کرتی ہیں۔

میری خالہ مکرمہ غفوراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری فیروز خان صاحب بھانڈیوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مورخہ 30 ستمبر 2009ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی عمر تقریباً 87 سال تھی۔ آپ مکرم چوہدری حاکم خان صاحب آف کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیار پور کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نیک پارسا اور سلسلہ کا درد رکھنے والی خاتون تھیں۔ آپ نے پارٹیشن سے تین ماہ قبل بیعت کی تھی۔ تہجد گزار، نماز روزہ کی پابند، غریبوں سے ہمدردی رکھنے والی اور ان کا خیال رکھنے والی خاتون تھیں۔ آپ کا سسرال میں اکیلا ہی گھر احمدیوں کا ہے اور اپنے غیر از جماعت عزیز و اقارب سے شفقت کا سلوک فرماتی تھیں۔ آپ کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رانا مبشر احمد صاحب ڈائریکٹر ڈویلپمنٹ فنانس لاہور ڈویژن مورخہ 26 جون 2009ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک بعمر 54 سال وفات پا گئے تھے۔ اس حادثہ کو مرحومہ نے نہایت صبر واستقلال سے خدا تعالیٰ کی رضا سمجھ کر برداشت کیا۔ آپ کے تمام بچوں کا سلسلہ سے نہایت اخلاص و وفا کا تعلق ہے۔ مرحومہ کی تدفین ان کے گاؤں میں ہی ہوئی ہے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم سید سلیم احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ جبکہ قبر تیار ہونے پر مکرم صاحبزادہ مرزا فضل احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید انجمن احمدیہ نے دعا کروائی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد صادق صاحب جہ دارالیمن غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ریاست علی صاحب گھنوکے جہ ضلع سیالکوٹ مورخہ 3/ اکتوبر 2009ء کو تقریباً 78 سال کی عمر میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ بیت مبارک میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت نصیب کرے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم شیخ شریف احمد صاحب ترکہ مکرمہ امۃ الحی صاحبہ)

مکرم شیخ شریف احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کا دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں اکاؤنٹ نمبر 855/6-86 ہے۔ جس میں 1,25,179/62 روپے موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم میرے اکاؤنٹ نمبر 181-19 امانت تحریک جدید میں ٹرانسفر کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم شیخ شریف احمد صاحب (خاوند)
2۔ مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب (بھائی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے میں سنجیدگی کی کمی کی معافی کی طلبگار ہوں
(رابعہ بصری)

کامیابی

مکرم قمر احمد فضل صاحب اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بیٹے احمد مصطفے نے اس سال بیکن ہاؤس سکول سے اولیول کے امتحان میں 10 Straight As لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ موصوف مکرم شیخ فضل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کا پوتا اور مکرم سید محمد یحییٰ خضر صاحب لاہور کینٹ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مزید دینی اور دنیاوی کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم صداقت حیات صاحب محلہ دارالنصرت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے پیارے بیٹے مکرم طارق حیات صاحب مربی سلسلہ ریسرچ سیل ربوہ کی شادی مورخہ 7 ستمبر 2009ء کو ہمراہ مکرمہ عائشہ ناصر صاحبہ بنت مکرم محمد اسلم ناصر صاحب ہوئی اس نکاح کا اعلان مورخہ 27 جون 2009ء کو بیت المبارک ربوہ میں مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے کیا تھا۔ مکرم طارق حیات صاحب مکرم چوہدری رحمت خاں صاحب جگ مرحوم ڈاہرانوالی ضلع حافظ آباد کے پوتے اور مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب ورک نمبردار آف قیام پورورکاں ضلع گوجرانوالہ کے نواسے ہیں مکرمہ عائشہ ناصر صاحبہ مکرم چوہدری نجات احمد صاحب وڑائچ مرحوم آف چک نمبر 216 وہاڑی کی پوتی اور مکرم چوہدری مبارک علی اٹھوال صاحب دارالفتوح غربی کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت بنادے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم منصور احمد تاثیر صاحب نائب سیکرٹری امور عامہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بیوہ مکرم صالح محمد صاحب مرحوم امریکہ مورخہ 11 ستمبر 2009ء کو بعمر 89 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ چونکہ بفضل اللہ تعالیٰ موصیہ تھیں۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 18 ستمبر کو محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے جمعہ کی نماز کے بعد بیت المبارک میں مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی جہاں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں 4 بیٹے مکرم مبشر احمد سیال صاحب اور مکرم منیر احمد سیال صاحب جرمنی مکرم سعید احمد صاحب اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب چند سال قبل وفات پا گئے تھے۔ مرحومہ نہایت مخلص، ایماندار، مہمان نواز، خلافت سے دائمی محبت رکھنے والی اپنے عزیز و اقارب سے محبت اور شفقت کا سلوک کرنے والی تھیں۔ امریکہ کی جماعت لجنہ میں ہر دلعزیز تھیں۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز پسماندگان اور تمام لواحقین کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے مریضوں سے چند گزارشات

آؤٹ ڈور پرچی صبح 30-7 بجے بننی شروع ہو جاتی ہے۔ مریضوں سے گزارش ہے کہ صبح 00-9 بجے سے قبل اپنی پرچی بنوالیا کریں تاکہ متعلقہ ڈاکٹر کو بروقت دکھا سکیں اور وقت پر ان کے مطلوبہ ٹیسٹ ہو سکیں۔

ڈاکٹر کو دکھانے سے قبل چیک کرلیں کہ آپ کا تمام ریکارڈ یعنی نسخہ۔ ایکسرے اور ٹیسٹ رپورٹ آپ کے پاس موجود ہیں۔ اگر ریکارڈ بھول آئے ہیں تو براہ مہربانی گھر سے ریکارڈ لے کر آئیں۔

میڈیکل اور پیڈز کے تمام آؤٹ ڈورز میں ہر پرچی کو ایک نمبر دیا جاتا ہے اور دروازہ پر نمبر کے حساب سے ڈاکٹر کو دکھانے کا وقت بھی لکھا ہوتا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ نمبر نوٹ فرمالیں اور اس کے شروع ہونے سے قبل تشریف لائیں۔ لیٹ ہونے کی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کو غیر معمولی انتظار کی زحمت اٹھانی پڑے۔

شعبہ ایمرجنسی آپ کی خدمت کے لئے چوبیس گھنٹے کھلا رہتا ہے لیکن یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ بعض حضرات آؤٹ ڈور میں انتظار کی زحمت سے بچنے کے لئے ایمرجنسی میں آتے ہیں جبکہ ان کے مرض کی نوعیت ایمرجنسی نہیں ہوتی۔ مؤدبانہ درخواست ہے کہ ایسا کرنے سے احتراز فرمائیں تاکہ دوسرے مریض متاثر نہ ہوں۔

بعض احباب وخواتین اپنے بچوں کو علاج معالجہ کے لئے کسی اور بچے/ ہمسایہ یا دوسرے رشتہ دار کے ہمراہ بھجوا دیتے ہیں۔ گزارش ہے کہ والدین میں سے کوئی مریض بچے کے ساتھ ضرور ہونا چاہئے۔

اگر سپیشلسٹ ڈاکٹر سے وقت نہ مل سکے تو کسی اور ڈاکٹر کو دکھالیں۔ اگر واقعتاً سپیشلسٹ کی ضرورت ہوگی تو ڈاکٹر انہیں ریفر کر دیں گے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
دولت BAGS
ملک مارکیٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

خبریں

کیری لوگر بل کے تحت امداد وصول کرنے کا فیصلہ

وفاقی کابینہ نے کیری لوگر بل پر امریکی کانگریس کے دونوں ایوانوں کی خارجہ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے دستخطوں سے جاری کردہ وضاحت کو قبول کرلیا ہے اور بل کے تحت پاکستان کو ملنے والی امداد وصول کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جبکہ جنوبی وزیرستان میں آپریشن کی توثیق بھی کردی ہے۔ کابینہ نے ڈاک لفافے کی قیمت 4روپے سے بڑھا کر 8روپے کرنے کی منظوری بھی دی۔ یہ بات وزیر اطلاعات ونشریات قمرزمان کائرہ نے کابینہ کے اجلاس کے بعد دی گئی میڈیا بریفنگ میں ایک سوال کے جواب میں بتائی۔

تعلیمی اداروں کے ہاسٹلز خالی کرالئے گئے امتحانات بھی ملتوی

پنجاب اور سرحد میں تمام تعلیمی اداروں کے ہاسٹلز بھی خالی کرا لئے گئے ہیں جبکہ امتحانات کو بھی ملتوی کردیا گیا ہے۔ پنجاب بھر میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے زیراہتمام جاری انٹر کے ضمنی امتحانات کو غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کردیا گیا ہے۔ نئی تاریخ کا جلد اعلان کردیا جائے گا۔

جنوبی وزیرستان میں فورسز کا شنگواری کی پہاڑی پر قبضہ، 15 دہشت گرد ہلاک

جنوبی وزیرستان میں آپریشن کے دوران سیکیورٹی فورسز کی کارروائی میں 6 غیرملکیوں سمیت 15 شدت پسند مارے گئے جبکہ جھڑپ میں ایک فوجی افسر سمیت 3 سیکیورٹی اہلکار جاں بحق اور 7 زخمی ہوگئے اور کوٹکی میں طالبان کے سربراہ حکیم اللہ محسود اور خودکش حملوں کے ماسٹر مائنڈ قاری حسین کے گھر مسمار کردیئے گئے۔ شنگواری کی پہاڑی پر پاکستانی پرچم لہرا دیا گیا ہے۔ سیکیورٹی فورسز نے مزید کئی علاقوں کا کنٹرول سنبھال لیا جبکہ پیش قدمی جاری ہے۔

بلوچستان میں بھارتی مداخلت کے ٹھوس ثبوت موجود ہیں

وزیرداخلہ نے کہا ہے کہ بلوچستان میں بھارتی مداخلت کے ٹھوس ثبوت موجود ہیں۔ وہ اپنی دھمکیاں اپنے پاس رکھے۔ اس سے بہتر دھمکیاں دے سکتے ہیں۔ وہ ہرتین ماہ بعد دھمکیاں دیتا ہے۔ ہم ایٹمی طاقت ہیں جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

پنجاب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی

سپیکر پنجاب اسمبلی رانا محمد اقبال نے ملک میں دہشت گردی اور سرکاری اداروں کے بارے میں خدشات کے باعث اراکین اسمبلی کی استدعا پر پنجاب اسمبلی کا اجلاس قبل از وقت غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کردیا ہے۔

مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی وفات پا گئے

افسوس کے ساتھ تحریر ہے کہ قدیمی واقف زندگی اور خادم سلسلہ محترم چوہدری محمد صادق صاحب سابق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ مورخہ 19/اکتوبر 2009ء کی شب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 80سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 20/اکتوبر 2009ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

محترم چوہدری محمد صادق صاحب 26دسمبر 1929ء کو مانگٹ اونچا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محترم الحاج میاں پیر محمد صاحب تھا۔ آپ کے تایا، آپ کے دادا کے بھائی اور نانا جان رفقائے مسیح موعود تھے۔ آپ کے والد محترم کی بیعت 1904ء کی ہے جبکہ دستی بیعت خلافت اولیٰ میں 1910ء کی ہے۔ پرائمری کے بعد آپ قادیان چلے گئے۔ 1947ء میں آپ نے میٹرک کیا اور اپنی زندگی وقف کردی۔ آپ کی تقرری تحریک جدید زرعی فارمز سندھ میں ہوئی جہاں آپ نے یکم جنوری 1948ء سے خدمات کا آغاز کیا اور 1978ء تک مختلف زرعی فارمز میں بطور اکاؤنٹنٹ کام کیا۔ 1978ء میں ربوہ ٹرانسفر ہوگئی اور وکالت تبشیر تحریک جدید میں 30/جون 2002ء تک خدمات بجالائے یوں آپ کو 55سال تک خدمت کی توفیق ملی۔ آپ ایک لمبا عرصہ تک سیکرٹری مال کے طور پر مختلف جماعتوں میں کام کرتے رہے۔ 1982ء سے 2002ء تک (21سال) منتظم مال مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ 1996ء میں تحریک جدید کی طرف سے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کا موقع ملا اور پھر تقریباً ہر سال آپ جلسہ برطانیہ میں شامل ہوتے رہے۔ عبادات میں اعلیٰ معیار قائم کیا فرائض کے علاوہ تہجد اور نوافل میں بھی التزام تھا۔ انتہائی منکسر المزاج، متحمل اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے آپ کثیر العیال تھے اور بچوں کی تعلیم وتربیت اعلیٰ انداز میں کی۔ اللہ کے فضل سے ساری اولاد اوران کی اولاد دینی ودنیاوی حسنات سے متمتع ہے۔

آپ کی اہلیہ مکرمہ صادقہ ثریا بیگم صاحبہ مولوی محمد عبداللہ صاحب پیرکوٹی واقف زندگی کی بیٹی ہیں۔ محترم محمد صادق صاحب کا نکاح 14/مارچ 1952ء کو حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھایا تھا۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے، چھ بیٹیاں، 45پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اور 5 پڑپوتے پڑپوتیاں چھوڑی ہیں۔ آپ کی اولاد حسب ذیل ہیں۔

مکرم محمد ساجد قمر صاحب لندن، مکرم محمد خالد وحید صاحب احمد ٹریولرز ربوہ، مکرم محمد راشد شمس صاحب بوسٹن امریکہ، مکرم کمانڈر (ر) ناصر احمد صاحب راولپنڈی، مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ طاہر فاؤنڈیشن وقائد تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان، مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع خالد صاحب ربوہ، مکرمہ طاہرہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ناصر علی صاحب کراچی، مکرمہ فارماسسٹ صالحہ صدیقہ صاحبہ اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج فار ویمن یونیورسٹی لاہور اہلیہ مکرم ونگ کمانڈر زکریا داؤد صاحب، مکرمہ خالدہ طارق صاحبہ اہلیہ مکرم طارق محمود ظفر صاحب مربی سلسلہ غانا، مکرمہ فائزہ توقیر صاحبہ اہلیہ مکرم توقیر احمد صاحب لندن اور مکرمہ فاخرہ حامد صاحبہ اہلیہ مکرم حامد رشید غالب صاحب اسلام آباد۔ وفات کے موقع پر آپ کے تمام بیٹے پہنچ گئے تھے جبکہ غانا اور لندن سے دو بیٹیاں نہ پہنچ سکیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو آپ کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 23۔اکتوبر	
طلوع فجر	5:50
طلوع آفتاب	7:15
زوال آفتاب	12:53
غروب آفتاب	6:30

بقیہ از صفحہ 1

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور چاہیے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ۔ اور پھر خدا کے فضل اور تائید سے کوشش کرو۔ کہ ان بدیوں سے بچو"۔

(ملفوظات جلد4، صفحہ 656)

حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں۔

"تلاوت تب مفید ہوسکتی ہے کہ علم ہو اور علم تب مفید ہوسکتا ہے جب عمل ہو"۔

(حقائق الفرقان جلد1 صفحہ 98)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

پلاٹ برائے فروخت
ربوہ میں گھر بنانے کیلئے رہائشی پلاٹ خریدنے کا سنہری موقع
مین جی ٹی روڈ کے عقب میں بہترین لوکیشن تین پلاٹ کل
رقبہ 1½ کنال محلہ دارالصدر شمالی 17/2 نزد بیت الانوار
رابطہ: 0300-4434101,0321-4434101

صاحب جی کی ایک اور فخریہ پیشکش
فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ۔ربوہ
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد 047-6214300

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

FD- 10

33 میکو مارکیٹ لوہا لنڈا بازار لاہور
ذکریا سٹیل
طالب دعا: میاں خالد محمود
ڈیلر۔سی۔آر۔سی۔جی پی۔ای جی اور کلر شیٹ
فون آفس: 7650510-7658876-7658938-7667414

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238